عابد
خطبات
64
خطبۂ جمعۃ المبارک
عنوان:
حقوق المسلم
خطبہ رائٹر
ابوضیاء تنزیل عابد
مدرس: جامعہ اسلامیہ سلفیہ ڈلن بنگلہ بوریوالا
شعبہ تبلیغ
جامعہ اسلامیہ سلفیہ ڈلن بنگلہ بوریوالا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# حقوق المسلم

## اہم عناصر:

- سلام کرنا
- دعوت قبول کرنا
- خیر خواہی کرنا
- چھینک پر الحمدللہ کا جواب دینا
- بیمار پرسی کرنا
- نمازِ جنازہ پڑھنا

إن الحمد لله، نحمده ونستعينه، من يهده الله فلا مضل له، ومن يضلل فلا هادي له، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له، وأن محمدا عبده ورسوله أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم وَإِذَا حُيِّيتُم بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا[النساء:86]

ذی وقار سامعین!

اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کو ایک کامل اور جامع نظام حیات کے طور پر نازل فرمایا، جو نہ صرف بندے کو اللہ کی عبادت کا طریقہ سکھاتا ہے بلکہ انسانیت کے ساتھ حسن سلوک اور عدل وانصاف کے اصول بھی متعین کرتا ہے۔ اس دین کی بنیاد محبت، اخوت، اور ہمدردی پر قائم ہے، اور اس میں ہر انسان کے حقوق کا تحفظ کیا گیا ہے۔ اسلام نے معاشرے کے ہر فرد کو اس کی حیثیت کے مطابق حقوق دیے اور ان حقوق کی ادائیگی کو ایمان کی علامت قرار دیا۔ اسلامی معاشرہ ایک جسم کی مانند ہے، جس میں اگر ایک عضو تکلیف میں ہو تو پورا جسم بے چین ہو جاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں کے آپس کے تعلقات کو ایسے ہی بیان کیا اور فرمایا:

تَرَى الْمُؤْمِنِينَ فِي تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ، كَمَثَلِ الجَسَدِ، إِذَا اشْتَكَى عُضْوًا تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ جَسَدِهِ بِالسَّهَرِ وَالحُمَّى

”تم مومنوں کو آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ رحمت و محبت کا معاملہ کرنے اور ایک دوسرے کے ساتھ لطف و نرم خوئی میں ایک جسم جیسا پاؤ گے کہ جب اس کا کوئی ٹکڑا بھی تکلیف میں ہوتا ہے، تو سارا جسم تکلیف میں ہوتا ہے۔ ایسی کہ نیند اڑ جاتی ہے اور جسم بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔“ [صحیح بخاری: 6011]

آج ہم ایک ایسے وقت میں زندگی گزار رہے ہیں جہاں مادیت پرستی، خود غرضی، اور دنیاوی مفادات نے مسلمانوں کے درمیان اخوت اور محبت کے رشتے کو کمزور کر دیا ہے۔ ایسے میں حقوق المسلم کے حوالے سے آگاہی حاصل کرنا اور ان پر عمل کرنا نہایت ضروری ہو چکا ہے۔ یہ وہ حقوق ہیں جن پر عمل کرنے سے نہ صرف ہمارے دلوں میں ایک دوسرے کے لیے محبت پیدا ہو گی بلکہ ہمارا معاشرہ امن، سکون، اور خوشحالی کا گہوارہ بنے گا۔

اس لئے آج کے خطبہ جمعہ میں ہم وہ چھ حقوق تفصیل سے سمجھیں گے جو نبی ﷺ نے صحیح مسلم کی ایک روایت میں بیان فرمائے ہیں، سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں۔“ پوچھا گیا: اللہ کے رسول ﷺ! وہ کون سے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

**إِذَا لَقِيتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَإِذَا دَعَاكَ فَأَجِبْهُ وَإِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ وَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللَّهَ فَشَمِّتْهُ وَإِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ وَإِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ**

”جب تم اس سے ملو تو اس کو سلام کرو اور جب وہ تم کو دعوت دے تو قبول کرو اور جب وہ تم سے خیر خواہی طلب کرے تو اس کے ساتھ خیر خواہی کرو، اور جب اسے چھینک آئے اور الحمدللہ کہے تو اس کے لیے رحمت کی دعا کرو۔ جب وہ بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کرو اور جب وہ فوت ہو جائے تو اس کے پیچھے (جنازے میں) جاؤ۔“ [صحیح مسلم: 5651]

# پہلا حق: سلام کرنا

آقا علیہ السلام نے پہلا حق یہ بیان کیا کہ

إِذَا لَقِيتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ "جب تم اس سے ملو تو اس کو سلام کرو۔"

سلام سے مراد دراصل سلامتی، امن اور عافیت ہے۔ سلامتی میں انسان کی ساری زندگی اس کے معمولات، تجارت، اس کی زراعت اور اس کے عزیز واقارب گویا معاشرتی زندگی کے سب پہلو، دین دنیا اور آخرت شامل ہوتے ہیں۔ امام راغب اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ نے المفردات میں لکھا ہے:

السلام التعري من الآفات الظاهرة والباطنة

"یعنی ظاہری اور باطنی آفات و مصائب سے محفوظ رہنا"

پس جب ہم کسی کو "السلام علیکم" کہتے ہیں تو اس کا یہ معنی ہوتا ہے کہ "تم جسمانی، ذہنی اور روحانی طور پر عافیت میں رہو" تمہاری دنیا اور آخرت کی زندگی کے تمام معمولات اور انجام، امن اور عافیت والے ہوں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَإِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا

"اور جب تمہیں کوئی سلام کہے تو اسے سلام کا بہتر جواب دو یا کم سے کم اتنا ہی ضرور لوٹا دو" [النساء:86]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

إِنَّ مِنْ مُوجِبَاتِ الْمَغْفِرَةِ: بَذْلُ السَّلَامِ وَحُسْنُ الْكَلَامِ [صحیح الترغیب والترہیب:2699]

"مغفرت کا موجب بننے والے امور میں سے سلام پھیلانا اور اچھی گفتگو کرنا بھی ہے۔"

سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کہتے ہیں:

أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ: أَيُّ الإِسْلاَمِ خَيْرٌ؟ قَالَ: تُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَأُ السَّلاَمَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ

ایک دن ایک آدمی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کون سا اسلام بہتر ہے؟ فرمایا کہ تم کھانا کھلاؤ، اور جس کو پہچانو اس کو بھی اور جس کو نہ پہچانو اس کو بھی، الغرض سب کو سلام کرو۔[ صحیح بخاری:12]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ، طُولُهُ سِتُّونَ ذِرَاعًا، فَلَمَّا خَلَقَهُ قَالَ: اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلَى أُولَئِكَ، النَّفَرِ مِنَ المَلاَئِكَةِ، جُلُوسٌ، فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّونَكَ، فَإِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ، فَقَالَ: السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ، فَقَالُوا: السَّلاَمُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ، فَزَادُوهُ: وَرَحْمَةُ اللَّهِ، فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ آدَمَ، فَلَمْ يَزَلِ الخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدُ حَتَّى الآنَ

”اللہ تعالیٰ نے آدم کو اپنی صورت پر بنایا، ان کی لمبائی ساٹھ ہاتھ تھی۔ جب انہیں پیدا کر چکا تو فرمایا کہ جاؤ اور ان فرشتوں کو جو بیٹھے ہوئے ہیں، سلام کرو اور سنو کہ تمہارے سلام کا کیا جواب دیتے ہیں، کیونکہ یہی تمہارا اور تمہاری اولاد کا سلام ہو گا۔

آدم علیہ السلام نے کہا السلام علیکم! فرشتوں نے جواب دیا، السلام علیک ورحمۃ اللہ، انہوں نے آدم علیہ السلام کے سلام پر ”ورحمۃ اللہ“ بڑھا دیا۔ پس جو شخص بھی جنت میں جائے گا حضرت آدم علیہ السلام کی صورت کے مطابق ہو کر جائے گا۔ اس کے بعد سے پھر خلقت کا قد و قامت کم ہوتا گیا، اب تک ایسا ہی ہوتا رہا۔“[ صحیح بخاری:6227]

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”راستوں پر بیٹھنے سے بچو۔“ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہماری یہ مجلس تو بہت ضروری ہیں، ہم وہیں روزمرہ

گفتگو کیا کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اچھا جب تم ان مجلسوں میں بیٹھنا ہی چاہتے ہو تو راستے کا حق ادا کیا کرو یعنی راستے کو اس کا حق دو۔ صحابہ نے عرض کیا، راستے کا حق کیا ہے یا رسول اللہ! فرمایا:

غَضُّ البَصَرِ، وَكَفُّ الأَذَى، وَرَدُّ السَّلاَمِ، وَالأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ، وَالنَّهْيُ عَنِ المُنْكَرِ

”(غیر محرم عورتوں کو دیکھنے سے) نظر نیچی رکھنا، راہ گیروں کو نہ ستانا، سلام کا جواب دینا، بھلائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا۔“ [صحیح بخاری:6229]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

إِذَا لَقِيَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ فَإِنْ حَالَتْ بَيْنَهُمَا شَجَرَةٌ أَوْ جِدَارٌ أَوْ حَجَرٌ ثُمَّ لَقِيَهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ

”جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے ملے تو سلام کہے۔ پس اگر ان کے درمیان کوئی درخت، دیوار یا پتھر حائل ہو جائے اور پھر دوبارہ ملے، تو بھی سلام کہے۔“ [ابوداؤد:5200 صححہ الالبانی]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَا تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا، وَلَا تُؤْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا، أَوَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ؟ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ

”تم جنت میں داخل نہیں ہو گے یہاں تک کہ تم مومن ہو جاؤ، اور تم مومن نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ ایک دوسرے سے محبت کرو۔ کیا تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں کہ جب تم اس پر عمل کرو تو ایک دوسرے کے ساتھ محبت کرنے لگو، آپس میں سلام عام کرو۔“ [صحیح مسلم:194]

## کون کس کو سلام کرے۔۔؟:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لِيُسَلِّمِ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ، وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: وَالرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي

"چھوٹا بڑے کو، راہ چلتا بیٹھے کو اور تھوڑے زیادہ تعداد والوں کو سلام کیا کریں۔" (بخاری و مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں ہے: "سوار، پیدل کو سلام کرے۔" [صحیح بخاری: 6231، صحیح مسلم: 2160]

صحیح بخاری میں سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے بارے میں آتا ہے:

أَنَّهُ مَرَّ عَلَى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بچوں کے پاس سے گزرے تو انہیں سلام کیا اور فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے۔ [صحیح بخاری: 6247]

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يُجْزِئُ عَنِ الْجَمَاعَةِ إِذَا مَرُّوا أَنْ يُسَلِّمَ أَحَدُهُمْ، وَيُجْزِئُ عَنِ الْجَمَاعَةِ أَنْ يَرُدَّ أَحَدُهُمْ

"جب ایک جماعت کسی کے پاس سے گزرے تو ان میں سے ایک آدمی کا سلام کرنا کافی ہے اور جماعت میں سے ایک آدمی کا جواب دینا کافی ہے۔" [ابوداؤد: 5210 صححہ الالبانی]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا انْتَهَى أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَجْلِسِ فَلْيُسَلِّمْ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَقُومَ فَلْيُسَلِّمْ فَلَيْسَتْ الْأُولَى بِأَحَقَّ مِنَ الْآخِرَةِ

"جب تم میں سے کوئی کسی مجلس میں پہنچے تو چاہیئے کہ سلام کہے اور جب وہاں سے اٹھنا چاہے تو بھی سلام کہے۔ پہلی دفعہ سلام کہنا دوسری دفعہ کے مقابلے میں کوئی زیادہ اہم نہیں ہے۔" [ابوداؤد: 5208 صححہ الالبانی]

یعنی مجلس میں پہنچنے اور واپس جانے پر دونوں بار سلام کہنا واجب ہے۔ یہ نہیں کہ پہلی بار تو واجب ہو اور واپسی کے وقت کوئی لازم نہ ہو۔

قضائے حاجت کرنے والے کو شخص کو سلام نہیں کرنا چاہیئے۔[ابن ماجہ:352 صحیح الالبانی]

نماز پڑھنے والے کو سلام کہنا چاہیئے، البتہ وہ نماز کی حالت میں ہاتھ کے اشارے سے جواب دے، زبان سے نہیں۔[ترمذی:367 صحیح الالبانی]

## یہودیوں اور عیسائیوں کو سلام کیسے کریں۔۔؟

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا تَبْدَءُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى بِالسَّلَامِ، وَإِذَا لَقَيْتُمُوهُمْ فِي طَرِيقٍ، فَاضْطَرُّوهُمْ إِلَى أَضْيَقِهِ

"یہود و نصاریٰ کو سلام کرنے میں پہل مت کرو اور جب ان سے راستے میں ملاقات ہو جائے تو انھیں تنگ راستے کی طرف مجبور کر دو۔"[صحیح مسلم:1127]

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمُ الْيَهُودُ، فَإِنَّمَا يَقُولُ أَحَدُهُمْ: السَّامُ عَلَيْكَ، فَقُلْ: وَعَلَيْكَ

"جب تمھیں یہودی سلام کریں اور اگر ان میں سے کوئی "السام علیک" کہے تو تم اس کے جواب میں صرف "وعلیک" (اور تمہیں بھی) کہہ دیا کرو۔"[صحیح بخاری:6257]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں:

دَخَلَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: السَّامُ عَلَيْكُمْ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَفَهِمْتُهَا فَقُلْتُ: وَعَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ، قَالَتْ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَهْلًا يَا عَائِشَةُ، إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الأَمْرِ كُلِّهِ» فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ قُلْتُ: وَعَلَيْكُمْ

"کچھ یہودی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا "السام علیکم "(تمہیں موت آئے) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں اس کا مفہوم سمجھ گئی اور میں نے ان کا جواب دیا کہ وعلیکم السام واللعنۃ" (یعنی تمہیں موت آئے اور لعنت ہو) بیان کیا کہ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ٹھہرو، اے عائشہ! اللہ تعالیٰ تمام معاملات میں نرمی اور ملائمت کو پسند کرتا ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ نے سنا نہیں انہوں نے کیا کہا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اس کا جواب دے دیا تھا کہ وعلیکم (اور تمہیں بھی)۔" [صحیح بخاری:6024]

## سلام کرنے کا ثواب:

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ عِشْرُونَ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ ثَلَاثُونَ

ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا اور کہا: "السلام علیکم "آپ ﷺ نے اس کے سلام کا جواب دیا اور وہ بیٹھ گیا۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا "دس۔" پھر دوسرا آدمی آیا اور اس نے کہا: "السلام علیکم ورحمتہ اللہ "آپ ﷺ نے اس کو جواب دیا اور وہ بیٹھ گیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا "بیس۔" پھر ایک اور آیا تو اس نے کہا: "السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ "آپ ﷺ نے اس کا جواب عنایت فرمایا اور وہ بیٹھ گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا "تیس۔" [ابوداؤد: 5195 صححہ الالبانی]

سیدنا عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: جب نبی ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ جلدی جلدی آپ کی خدمت میں حاضر ہونے لگے اور (عام لوگ)

کہنے لگے: اللہ کے رسول ﷺ تشریف لے آئے۔ اللہ کے رسول ﷺ تشریف لے آئے۔ اللہ کے رسول ﷺ تشریف لے آئے۔ تین بار (کہا) میں بھی لوگوں کے ساتھ زیارت کے لیے حاضر ہوا۔ جب میں نے نبی ﷺ کے چہرۂ اقدس پر توجہ سے نظر ڈالی تو مجھے معلوم ہو گیا کہ آپ کا چہرہ کسی جھوٹ بولنے والے کا چہرہ نہیں۔ نبی ﷺ کا جو ارشاد میں نے سب سے پہلے سنا، وہ یہ تھا؛

يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَفْشُوا السَّلَامَ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَصِلُوا الْأَرْحَامَ، وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ، وَالنَّاسُ نِيَامٌ، تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ

”اے لوگو! سلام عام کرو، کھانا کھلایا کرو، صلہ رحمی کرو، اور جب لوگ سو رہے ہوں تو تم رات کو نماز (تہجد) پڑھو، تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔“ [ابن ماجہ: 3251 صححہ الالبانی]

حضرت طفیل بن ابی کعب رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں وہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا کرتے تھے اور صبح صبح ان کے ساتھ بازار کو جاتے۔ طفیل کہتے ہیں جب ہم بازار میں پہنچتے تو عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہر ایک ردی بیچنے والے پر اور ہر دکاندار پر اور ہر مسکین پر اور ہر کسی پر سلام کرتے۔ ایک روز میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا۔ انہوں نے مجھے بازار لے جانا چاہا۔ میں نے کہا تم بازار میں جا کر کیا کرو گے؟ نہ تم بیچنے والوں کے پاس ٹھہرتے ہو۔ نہ کسی اسباب کو پہنچتے ہو۔ نہ کسی کا مول تول کرتے ہو۔ نہ بازار کی مجلسوں میں بیٹھتے ہو. اس سے بہتر ہے یہی بیٹھے رہو، ہم تم باتیں کریں گے۔

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا اے پیٹ والے (طفیل رضی اللہ عنہ کا پیٹ بڑا تھا) بازار میں سلام کرنے کو جاتے ہیں جس سے ملاقات ہوتی ہے اس کو سلام کرتے ہیں۔ [مؤطا امام مالک: 1859 صحیح]

# دوسرا حق: دعوت قبول کرنا

آقا علیہ السلام نے دوسرا حق یہ بیان کیا کہ

وَإِذَا دَعَاكَ فَأَجِبْهُ "اور جب وہ تم کو دعوت دے تو قبول کرو۔"

یہ الفاظ عام ہیں، اس سے مراد صرف کھانے کی ہی دعوت نہیں ہے، بلکہ اس سے مراد ہر جائز کام کی دعوت ہے، مسلمان بھائی مدد کے لئے بلائے، مشورہ کرنے کے لئے بلائے یا کھانے کے لئے بلائے تو اس کی دعوت قبول کرنی چاہئے، سیدنا ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

لَوْ دُعِيتُ إِلَى كُرَاعٍ لَأَجَبْتُ وَلَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ

"اگر مجھے بکری کے کھر کی دعوت دی جائے تو میں اسے بھی قبول کروں گا اور اگر مجھے وہ کھر بھی ہدیہ میں دیئے جائیں تو میں اسے قبول کروں گا۔" [صحیح بخاری:5178]

ولیمے کی دعوت قبول کرنا فرض ہے، سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيمَةِ فَلْيَأْتِهَا

"جب تم میں سے کسی کو دعوت ولیمہ پر بلایا جائے تو وہ ضرور آئے۔" [صحیح بخاری:5173]

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے کہا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَجِيبُوا هَذِهِ الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ لَهَا قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَأْتِي الدَّعْوَةَ فِي الْعُرْسِ وَغَيْرِ الْعُرْسِ وَهُوَ صَائِمٌ

"جب تمہیں اس (ولیمے) کی دعوت دی جائے تو اسے قبول کرو۔" راوی نے کہا: سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اگر روزے سے ہوتے تو بھی شادی اور غیر شادی کی دعوت میں ضرور شرکت کرتے۔ [صحیح بخاری:5179]

دعوت ولیمہ میں شرکت کرنی چاہیے، وہاں جا کر کھانا کھانا ضروری نہیں، چنانچہ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ ، فَلْيُجِبْ ، فَإِنْ شَاءَ طَعِمَ ، وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ

"جب تمھیں کھانے کی دعوت دی جائے تو اسے قبول کرو، وہاں جا کر اگر چاہے تو کھالے اور اگر چاہے تو چھوڑ دے۔" [صحیح مسلم:3518]

سیدنا أبو ہریرہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يُدْعَى لَهَا الْأَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْفُقَرَاءُ وَمَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

"ولیمہ کا وہ کھانا بدترین کھانا ہے جس میں صرف مالداروں کو اس کی طرف دعوت دی جائے اور محتاجوں کو نہ کھلایا جائے اور جس نے ولیمہ کی دعوت قبول کرنے سے انکار کیا اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔" [صحیح بخاری:5177]

اگر دعوت ایسی ہے کہ وہاں غیر شرعی کام ہو رہے ہیں تو ایسی دعوت میں شرکت سے بچنا چاہئے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں:

أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ مَاذَا أَذْنَبْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هَذِهِ النُّمْرُقَةِ قَالَتْ فَقُلْتُ اشْتَرَيْتُهَا لَكَ لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ وَقَالَ إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ

انہوں نے ایک چھوٹا سا گدا خریدا جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ جب آنحضرت ﷺ نے اسے دیکھا تو دروازے پر کھڑے ہو گئے اور اندر نہیں آئے۔ میں نے آنحضرت ﷺ کے چہرے پر خفگی کے آثار دیکھ لئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں اللہ اور اس کے

رسول سے توبہ کرتی ہوں، میں نے کیا غلطی کی ہے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ گدا یہاں کیسے آیا؟ بیان کیا کہ میں نے عرض کیا میں نے ہی اسے خریدا ہے تاکہ آپ اس پر بیٹھیں اور اس پر ٹیک لگائیں آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ان تصویروں کے (بنانے والوں کو) قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جو تم نے تصویر سازی کی ہے اسے زندہ بھی کرو؟ اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جن گھروں میں تصویریں ہوتی ہیں ان میں (رحمت کے) فرشتے نہیں آتے۔[ صحیح بخاری:5181]

فتح الباری میں ہے:

وَرَأَى أَبُو مَسْعُودٍ صُورَةً فِي الْبَيْتِ فَرَجَعَ وَدَعَا ابْنُ عُمَرَ أَبَا أَيُّوبَ فَرَأَى فِي الْبَيْتِ سِتْرًا عَلَى الْجِدَارِ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: "غَلَبَنَا عَلَيْهِ النِّسَاءُ، فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ أَخْشَى عَلَيْهِ فَلَمْ أَكُنْ أَخْشَى عَلَيْكَ وَاللَّهِ لَا أَطْعَمُ لَكُمْ طَعَامًا فَرَجَعَ".

اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے (ولیمے والے گھر میں) ایک تصویر دیکھی تو وہ واپس آ گئے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک مرتبہ ابوایوب رضی اللہ عنہ کی دعوت کی (ابوایوب رضی اللہ عنہ نے) ان کے گھر میں دیوار پر پردہ پڑا ہوا دیکھا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے (معذرت کرتے ہوئے) کہا کہ عورتوں نے ہم کو مجبور کر دیا ہے۔ اس پر ابوایوب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اور لوگوں کے متعلق تو مجھے اس کا خطرہ تھا لیکن تمہارے متعلق میرا یہ خیال نہیں تھا (کہ تم بھی ایسا کرو گے) واللہ! میں تمہارے یہاں کھانا نہیں کھاؤں گا چنانچہ وہ واپس آ گئے۔[فتح الباری:9/158]

## تیسرا حق: خیر خواہی کرنا

آقا علیہ السلام نے تیسرا حق یہ بیان کیا کہ

وَإِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ

"اور جب وہ تم سے خیر خواہی طلب کرے تو اس کے ساتھ خیر خواہی کرو۔"

مسلم بھائیوں کی خیر خواہی ہر حال میں ہی ضروری ہے، ترمذی میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں مومن کے یہی چھ حق بیان کئے گئے ہیں اور خیر خواہی کے متعلق فرمایا:

وَيَنْصَحُ لَهُ إِذَا غَابَ أَوْ شَهِدَ

"کہ وہ حاضر ہو یا غائب ہو اس کی خیر خواہی کرے۔"[ترمذی: 2737 صححہ الالبانی]

یعنی حاضر ہے تو اس کی جھوٹی تعریف، چاپلوسی اور منافقت نہ کرے غلط مشورہ نہ دے، نہ ہی دھوکا دے اگر غائب ہے تو اس کی غیبت نہ کرے، چغلی نہ کرے، بدخواہی نہ کرے غرض کہ ہر حال میں اس کی بھلائی کی فکر کرے۔

وَإِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی مسلمان بھائی مشورہ پوچھے تو اس وقت اسے درست مشورہ دینے اور اس کی خیر خواہی کرنے کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے۔ اور خیر خواہی کرنے کی اہمیت اتنی زیادہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم باقاعدہ اس کی بیعت لیا کرتے تھے، سیدنا جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

بَايَعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ

"میں نے نماز قائم کرنے، زکوٰۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے کی شرطوں کے ساتھ بیعت کی تھی۔"[ صحیح بخاری: 2715]

سیدنا جریر بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ اپنے غلام کو ایک گھوڑا خریدنے کا حکم دیا، غلام نے تین سو درہم میں ایک گھوڑا خریدا اور گھوڑے کے مالک کو قیمت دینے کے لیے ساتھ لائے، سیدنا جریر رضی اللہ عنہ نے گھوڑا دیکھنے کے بعد اس کے مالک سے کہا: تمہارا گھوڑا تین سو درہم سے بہتر ہے، کیا تم اسے چار سو درہم میں بیچو گے؟ گھوڑے کے مالک نے کہا: اے ابو عبد اللہ! آپ کو اختیار ہے، پھر سیدنا جریر رضی اللہ عنہ نے گھوڑے والے سے کہا کہ پانچ سو درہم میں بیچو گے؟ اور اس طرح قیمت بڑھاتے بڑھاتے آٹھ سو درہم میں اس گھوڑے کو خریدا۔ لوگوں

نے ان سے پوچھا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا، جو گھوڑا آپ کو تین سو میں مل رہا تھا اس کی قیمت آپ نے آٹھ سو کیوں دی؟ انہوں نے جواب دیا:

بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَى النُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ

"میں نے ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کے لیے رسول اللہ ﷺ سے بیعت اور معاہدہ کیا ہے۔"

اسی لیے گھوڑے کے مالک کے ساتھ میں نے خیر خواہی کی۔ [شرح مسلم للنووی: ۱/ ۲۹۵، کتاب الایمان]

## چوتھا حق: چھینک پر الحمد للہ کا جواب دینا

آقا علیہ السلام نے چوتھا حق یہ بیان کیا کہ

وَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتْهُ

"اور جب اسے چھینک آئے اور الحمد للہ کہے تو اس کے لیے رحمت کی دعا کرو۔"

جب کسی مسلمان بھائی کو چھینک آئے تو وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہے گا، جب وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہے تو سننے والا يَرْحَمُكَ اللّٰهُ کہے، پھر چھینک مارنے والا کہے، سیدنا أبو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں:

إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: الحَمْدُ لِلَّهِ، وَلْيَقُلْ لَهُ أَخُوهُ أَوْ صَاحِبُهُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ، فَإِذَا قَالَ لَهُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ، فَلْيَقُلْ: يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ

"جب تم میں سے کوئی چھینکے تو الحَمْدُ لِلَّهِ کہے اور اس کا بھائی یا اس کا ساتھی (راوی کو شبہ تھا) "يَرْحَمُكَ اللَّهُ" کہے۔ جب ساتھی يَرْحَمُكَ اللَّهُ کہے تو اس کے جواب میں چھینکنے والا "يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ (اللہ تمہیں سیدھے راستہ پر رکھے اور تمہارے حالات درست کرے۔" کہے۔ [صحیح بخاری: 6224]

چھینک آنے پر الحَمْدُ لِلّٰہِ اس لئے کہنا ہے کہ یہ اللہ کو پسند ہے اور طبّی طور پر بھی اس کا آنا صحت کے لئے اچھا ہے، سیدنا أبو ہریرہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ، وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ، فَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ، فَحَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ أَنْ يُشَمِّتَهُ، وَأَمَّا التَّثَاؤُبُ: فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ، فَإِذَا قَالَ: هَا، ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ

"اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے۔ اس لئے جب تم میں سے کوئی شخص چھینکے اور الحَمْدُ لِلّٰہِ کہے تو ہر مسلمان پر جو اسے سنے، حق ہے کہ اس کا جواب یرحمک اللہ سے دے۔ لیکن جمائی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے اس لئے جہاں تک ہو سکے اسے روکے کیونکہ جب وہ منہ کھول کر ہاہاہا کہتا ہے تو شیطان اس پر ہنستا ہے۔" [صحیح بخاری: 6223]

چھینک آنے پر الحَمْدُ لِلّٰہِ کہنا ضروری ہے، الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ بھی کہنا جائز ہے، سیدنا أبو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ

"جب کسی کو چھینک آئے تو الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ (تمام تعریفیں ہر حال میں اللہ کے لیے ہیں) کہے۔" [ترمذی: 2741 صححہ الالبانی]

اس کے علاوہ الفاظ بھی ثابت ہیں، سیدنا رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی مجھے چھینک آئی تو میں نے کہا:

الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى

"ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہے تعریف بہت زیادہ پاکیزہ جس میں برکت کی گئی ہے جس پر برکت نازل کی گئی ہے۔ جس طرح ہمارا رب محبت کرتا ہے اور پسند کرتا ہے۔"

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: نماز میں یہ الفاظ کس نے کہے ہیں، تین دفعہ پوچھا، میں نے عرض کیا۔ میں نے کہے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ ابْتَدَرَهَا بِضْعَةٌ وَثَلَاثُونَ مَلَكًا أَيُّهُمْ يَصْعَدُ بِهَا

"اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تیس سے زیادہ فرشتے اس کی طرف جلدی سے بڑھے کہ ان میں سے کون اسے لے کر اوپر چڑھے۔"[ترمذی:404حسنہ الالبانی]

اس حدیث سے ایک تو یہ پتہ چلا کہ یہ الفاظ بھی کہے جا سکتے ہیں، دوسرا یہ پتہ چلا کہ نماز میں چھینک آنے پر اللہ کی حمد بیان کرنی ہے، لیکن سننے والا اس کا جواب نہیں دے گا، سیدنا معاویہ بن حکم سُلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

بَيْنَا أَنَا أُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ، فَقُلْتُ: يَرْحَمُكَ اللهُ فَرَمَانِي الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ، فَقُلْتُ: وَا ثُكْلَ أُمِّيَاهُ، مَا شَأْنُكُمْ؟ تَنْظُرُونَ إِلَيَّ، فَجَعَلُوا يَضْرِبُونَ بِأَيْدِيهِمْ عَلَى أَفْخَاذِهِمْ، فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ يُصَمِّتُونَنِي لَكِنِّي سَكَتُّ، فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبِأَبِي هُوَ وَأُمِّي، مَا رَأَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ أَحْسَنَ تَعْلِيمًا مِنْهُ، فَوَاللهِ، مَا كَهَرَنِي وَلَا ضَرَبَنِي وَلَا شَتَمَنِي، قَالَ: إِنَّ هَذِهِ الصَّلَاةَ لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ، إِنَّمَا هُوَ التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا کہ لوگوں میں سے ایک آدمی کو چھینک آئی تو میں نے کہا: یرحمک اللہ "اللہ تجھ پر رحم کرے۔" لوگوں نے مجھے گھورنا شروع کر دیا۔ میں نے (دل میں) کہا: میری ماں مجھے گم پائے، تم سب کو کیا ہو گیا؟ کہ مجھے گھور رہے ہو پھر وہ اپنے ہاتھ اپنی رانوں پر مارنے لگے۔ جب میں نے انھیں دیکھا کہ وہ مجھے چپ کرا رہے ہیں (تو مجھے عجیب لگا) لیکن میں خاموش رہا' جب رسول اللہ نماز سے فارغ ہوئے' میرے ماں باپ آپ پر قربان! میں نے آپ سے پہلے اور آپکے بعد آپ سے بہتر کوئی معلم (سکھانے والا) نہیں دیکھا! اللہ کی قسم! نہ تو آپ نے مجھے ڈانٹا' نہ مجھے مارا اور نہ مجھے برا بھلا کہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہ نماز ہے اس میں کسی قسم کی گفتگو روا نہیں ہے' یہ تو بس تسبیح و تکبیر اور قرآن کی تلاوت ہے۔" [صحیح مسلم:1199]

یہ بات بھی سمجھنے والی ہے کہ چھینک آنے پر رحمت کی دعا اس شخص کو دینی ہے جو الحمد للہ کہے، جو شخص الحمد للہ نہ کہے اس کو رحمت کی دعا نہیں دینی، سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

عَطَسَ رَجُلاَنِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَشَمَّتَ أَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الآخَرَ، فَقِيلَ لَهُ، فَقَالَ: هَذَا حَمِدَ اللَّهَ، وَهَذَا لَمْ يَحْمَدِ اللَّهَ

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو اصحاب چھینکے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کا جواب يَرْحَمُكَ اللَّهُ (اللہ تم پر رحم کرے) سے دیا اور دوسرے کا نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا کہ اس نے الحمد للہ کہا تھا (اس لئے اس کا جواب دیا) اور دوسرے نے الحمد للہ نہیں کہا تھا۔[صحیح بخاری:6221]

جب چھینک آئے تو منہ پر ہاتھ یا کپڑا رکھنا چاہیے، سیدنا أبو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا عَطَسَ غَطَّى وَجْهَهُ بِيَدِهِ أَوْ بِثَوْبِهِ وَغَضَّ بِهَا صَوْتَهُ

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب چھینک آتی تھی تو اپنے ہاتھ سے یا اپنے کپڑے سے منہ ڈھانپ لیتے، اور اپنی آواز کو دھیمی کرتے۔"[ترمذی:2745حسنہ الالبانی]

غیر مسلم اگر چھینک آنے پر الحَمْدُ لِلَّهِ کہے تو اس کو يَرْحَمُكَ اللَّهُ نہیں کہنا بلکہ يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ کہنا ہے، سیدنا أبو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

یہود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتے تو یہ امید لگا کر چھینکتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لیے يَرْحَمُكُمُ اللَّهُ (اللہ تم پر رحم کرے) کہیں گے۔ مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس موقع پر صرف يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ (اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال درست کر دے) فرماتے۔"[ترمذی:2739 صححہ الالبانی]

# پانچواں حق: بیمار پرسی کرنا

آقا علیہ السلام نے پانچواں حق یہ بیان کیا کہ

وَإِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ

"اور جب وہ بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کرو۔"

اپنے مسلمان بھائی کی تیمارداری کرنے کی بہت زیادہ فضیلت ہے، حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عَائِدُ الْمَرِيضِ فِي مَخْرَفَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ

"جب مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی تیمارداری کرتا ہے تو واپسی تک جنت کے باغیچے میں رہتا ہے۔" [صحیح مسلم:6551]

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

مَا مِنْ رَجُلٍ يَعُودُ مَرِيضًا مُمْسِيًا, إِلَّا خَرَجَ مَعَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَسْتَغْفِرُونَ لَهُ، حَتَّى يُصْبِحَ، وَكَانَ لَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ، وَمَنْ أَتَاهُ مُصْبِحًا, خَرَجَ مَعَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ، يَسْتَغْفِرُونَ لَهُ، حَتَّى يُمْسِيَ، وَكَانَ لَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ.

"جو شخص شام کے وقت کسی مریض کی عیادت کے لیے نکلتا ہے تو اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے بھی نکلتے ہیں جو اس کے لیے صبح تک بخشش طلب کرتے رہتے ہیں اور جنت میں اسے ایک باغ بھی حاصل ہو گا، اور جو کوئی صبح کے وقت عیادت کے لیے نکلے تو اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے نکلتے ہیں جو اس کے لیے شام تک بخشش مانگتے رہتے ہیں اور جنت میں اسے ایک باغ بھی حاصل ہو گا۔" [ابو داؤد:3098 صححہ الالبانی]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قیامت کے دن اللہ عزوجل فرمائے گا: يَا ابْنَ آدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِي

”آدم کے بیٹے! میں بیمار ہوا تو نے میری عیادت نہ کی۔“

وہ کہے گا: میرے رب! میں کیسے تیری عیادت کرتا جبکہ تو رب العالمین ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تمہیں معلوم نہ تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا، تو نے اس کی عیادت نہ کی۔ تمہیں معلوم نہیں کہ اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے اس کے پاس پاتا، اے ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا مانگا، تو نے مجھے کھانا نہ کھلایا۔ وہ شخص کہے گا: اے میرے رب! میں تجھے کیسے کھانا کھلاتا جبکہ تو خود ہی سارے جہانوں کو پالنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا: تو نے اسے کھانا نہ کھلایا اگر تو اس کو کھلا دیتا تو تمہیں وہ (کھانا) میرے پاس مل جاتا۔ اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی مانگا تھا، تو نے مجھے پانی نہیں پلایا۔ وہ شخص کہے گا: میرے رب! میں تجھے کیسے پانی پلاتا جبکہ تو خود ہی سارے جہانوں کو پالنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تھا تو نے اسے پانی نہ پلایا، اگر تو اس کو پانی پلا دیتا تو (آج) اس کو میرے پاس پالیتا۔“[صحیح مسلم:6556]

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:”جو مسلمان بندہ کسی ایسے مریض کی عیادت کرے جس کی موت کا ابھی وقت نہ ہوا ہو اور سات بار یہ دعاء پڑھے

أَسْأَلُ اللهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيَكَ

(میں عظمت والے اللہ اور عظیم عرش کے مالک سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تمہیں شفاء دے) تو ضرور اس کی شفاء ہو جاتی ہے۔“[ترمذی:2083 صححہ الالبانی]

نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کی تیمارداری کے لئے جاتے تو اس کو یہ کہتے:

لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ

”کوئی حرج نہیں اگر اللہ نے چاہا تو یہ بیماری پاک کرنے والی ہے۔“[صحیح بخاری:3616]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی مریض کے پاس تشریف لے جاتے یا کوئی مریض آپ کے پاس لایا جاتا تو آپ یہ دعا فرماتے:

أَذْهِبِ البَاسَ رَبَّ النَّاسِ، اشْفِ وَأَنْتَ الشَّافِي، لاَ شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ، شِفَاءً لاَ يُغَادِرُ سَقَمًا

"اے پروردگار لوگوں کے! بیماری دور کر دے، اے انسانوں کے پالنے والے! شفا عطا فرما، تو ہی شفا دینے والا ہے۔ تیری شفا کے سوا اور کوئی شفا نہیں، ایسی شفا دے جس میں مرض بالکل باقی نہ رہے۔" [صحیح بخاری:5675]

تیمارداری غیر مسلم کی بھی کرنی چاہئے، نبی مکرم ﷺ نے یہودی بچے کی تیمارداری کی اور اس کو اسلام کی دعوت دی۔[تفصیل کے لئے دیکھئے صحیح بخاری:1356]

## چھٹا حق: نمازِ جنازہ پڑھنا

آقا علیہ السلام نے چھٹا حق یہ بیان کیا کہ

وَإِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ

"اور جب وہ فوت ہو جائے تو اس کے پیچھے (جنازے میں) جاؤ۔"

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ، إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، وَكَانَ مَعَهُ حَتَّى يُصَلَّى عَلَيْهَا وَيَفْرُغَ مِنْ دَفْنِهَا، فَإِنَّهُ يَرْجِعُ مِنَ الأَجْرِ بِقِيرَاطَيْنِ، كُلُّ قِيرَاطٍ مِثْلُ أُحُدٍ، وَمَنْ صَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ أَنْ تُدْفَنَ، فَإِنَّهُ يَرْجِعُ بِقِيرَاطٍ

"جو کوئی ایمان رکھ کر اور ثواب کی نیت سے کسی مسلمان کے جنازے کے ساتھ جائے اور نماز اور دفن سے فراغت ہونے تک اس کے ساتھ رہے تو وہ دو قیراط ثواب لے کر لوٹے گا ہر

قیراط اتنا بڑا ہو گا جیسے احد کا پہاڑ، اور جو شخص جنازے پر نماز پڑھ کر دفن سے پہلے لوٹ جائے تو وہ ایک قیراط ثواب لے کر لوٹے گا۔" [صحیح بخاری:47]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَائِمًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَا قَالَ فَمَنْ تَبِعَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَا قَالَ فَمَنْ أَطْعَمَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مِسْكِينًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَا قَالَ فَمَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَرِيضًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اجْتَمَعْنَ فِي امْرِئٍ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ

"آج تم میں سے روزے دار کون ہے؟" ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "آج تم میں سے جنازے کے ساتھ کون گیا؟" ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: میں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: "آج تم میں سے کسی نے کسی مسکین کو کھانا کھلایا ہے؟" ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں نے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: "تو آج تم میں سے کسی بیمار کی تیمار داری کس نے کی؟" ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کسی انسان میں یہ نیکیاں جمع نہیں ہوتیں مگر وہ یقیناً جنت میں داخل ہوتا ہے۔" [صحیح مسلم:1028]

جنازہ مسلمان کا آخری حق ہے، جنازہ کسی بڑے عذر کے بغیر لیٹ نہیں کرنا چاہئے، سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَسْرِعُوا بِالْجِنَازَةِ فَإِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُونَهَا إِلَيْهِ، وَإِنْ يَكُ سِوَى ذَلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ

"جنازہ لے کر جلد چلا کرو کیونکہ اگر وہ نیک ہے تو تم اس کو بھلائی کی طرف نزدیک کر رہے ہو اور اگر اس کے سوا ہے تو ایک شر ہے جسے تم اپنی گردنوں سے اتارتے ہو۔" [صحیح بخاری:1315]

اور مسلمان کا یہ آخری حق پورے اخلاص کے ساتھ ادا کرنا چاہیئے ، سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ، فَأَخْلِصُوا لَهُ الدُّعَاءَ

"جب تم میت کی نماز (جنازہ) پڑھو تو اس کے لیے خلوص سے دعا کرو۔"

[ابن ماجہ: 1497 حسنہ الالبانی]

اس سے یہ بھی پتہ چلا کہ نماز جنازہ کی دعائیں یاد کرنی چاہئیں ، بغیر دعائیں یاد کیے ساری زندگی جنازے پڑھتے رہنا میت کے ساتھ دھوکہ ہے۔

اس حدیث کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جنازہ پڑھ کر تدفین سے پہلے چارپائی کے گرد جمع ہو کر لمبی لمبی دعائیں کی جائیں ، یہ بات غلط ہے۔ صحیح یہ ہے کہ جنازے میں اچھی طرح دعائیں مانگی جائیں اور تدفین کے بعد قبر پر اجتماعی دعا کی جائے۔